بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِین۔

دینِ اسلام کے محاسن اور خوبیاں

محمد نجیب قاسمی سنبھلی

خالق کائنات انسان کی تخلیق کا مقصد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: میں نے جنات اور انسانوں کو اس کے سوا کسی اور کام کے لیے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔ (سورۃ الذاریات:۵۶) اللہ اپنی عبادت کے طریقہ کو بتلانے کے لیے انسانوں ہی میں سے اپنے پیغمبر کو منتخب فرما کر اُن کی جانب اپنے احکام نازل فرماتا ہے اور پیغمبر اپنے قول وعمل سے اللہ کی عبادت کے متعلق لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ انبیاء کرام کا حضرت آدم علیہ السلام سے جاری سلسلہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ پر مکمل کر دیا، یعنی اب کوئی نبی یا رسول اس دنیا میں نئی شریعت لے کر نہیں آئے گا۔ قیامت تک آنے والے انس وجن کے لیے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام ہی کو منتخب کیا ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لیے) پسند کر لیا۔ (سورۃ المائدۃ:۳) غرضیکہ انسان کی کامیابی وکامرانی کے لیے دین اسلام پر ہی عمل کرنا واحد راستہ ہے، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: جو کوئی شخص اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اختیار کرنا چاہے گا تو اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ان لوگوں میں شامل ہوگا جو سخت نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔ (سورۃ آل عمران:۸۵) دین اسلام اپنے اندر بے شمار خوبیاں لیے ہوئے ہے جن میں چند محاسن اسلام پیش خدمت ہیں:

صرف معبود حقیقی یعنی اللہ رب العزت کی عبادت: اسلام کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک اہم خوبی یہ ہے کہ دین اسلام یہ دعوت دیتا ہے کہ تمام انس وجن بلکہ پوری کائنات کا خالق ومالک ورازق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ اس کی کوئی مثال نہیں۔ وہ سننے والا، دیکھنے والا اور جاننے والا ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ وہ تن تنہا اس پوری کائنات کے نظام کو چلا رہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی نے آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا اور اس کے لیے منزلیں مقرر کیں۔ وہی ہے جس کے حکم سے صبح ہوتی ہے اور اسی نے رات کو سکون کا وقت بنایا ہے۔ وہی جاندار چیزوں کو بے جان چیزوں سے اور بے جان چیزوں کو جاندار چیزوں سے نکالنے والا ہے۔ بڑی شان ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ساری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اس معبود حقیقی کو ماننے والے تو دنیا میں بہت ہیں، لیکن اس کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والے، اس کے پیغام کو لے کر دنیا میں گھومنے والے، اس کے آگے اپنی پیشانی کو ٹیکنے والے، اس سے اپنی ضرورت مانگنے والے، اس کی رضا کے حصول کے لیے اپنی جان ومال ووقت کی قربانی دینے والے، اس کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے رونے والے اس دور میں بھی سب سے زیادہ مسلمان ہی ہیں، بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ کوتاہیوں کے باوجود حقیقت میں صرف مسلمان ہی اللہ کی رضامندی کے حصول کے لیے کوشاں ہیں۔

تمام ابنیائے کرام پر ایمان: فرمان الٰہی ہے: کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو (کتاب) ہم پر اتاری گئی اُس پر اور اُس (ہدایت) پر جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور (ان کی) اولاد پر ان کے پروردگار کی طرف اتاری گئی اور اُن باتوں پر جو موسیٰ، عیسیٰ اور (دوسرے) پیغمبروں کو عطا کی گئیں۔ ہم ان پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (ایک اللہ) کے آگے سر جھکائے ہوئے ہیں۔ جو کوئی شخص اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اختیار کرنا چاہے گا تو اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ان

لوگوں میں شامل ہوگا جو سخت نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔(آل عمران:۸۴،۸۵) اسلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ ایمان اسی وقت مکمل ہوگا جبکہ آخری نبی حضور اکرم ﷺ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام انبیاء کرام، من جملہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا جائے۔ جبکہ یہود و نصاریٰ کے یہاں نظام برعکس ہے کہ اگر کوئی شخص محمد کو نبی تسلیم کرلے تو وہ ان کے مذہب سے نکل جاتا ہے۔ دین اسلام میں تمام انبیاء کرام پر ایمان لانے کے ساتھ اس بات پر بھی ایمان لانا ضروری ہے کہ اب گذشتہ شریعتیں منسوخ ہوچکی ہیں، لہٰذا دین اسلام پر ہی عمل کرنا دونوں جہاں کی کامیابی کے لیے ضروری ہے۔

اسلام میں زندگی کے لیے ایک جامع نظام: دین اسلام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اسلام نے ایمانیات عبادات، معاملات اور معاشرت غرضیکہ پوری زندگی کے لیے اس طرح رہنمائی کی ہے کہ ہر شخص چوبیس گھنٹے کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خالق کائنات کی تعلیمات کے مطابق اپنے نبی اکرم ﷺ کے طریقہ پر گزار سکے۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام اور نبی اکرم ﷺ کا اسوہ انتہائی معتبر ذرائع سے آج تک محفوظ ہے اور ان شاء اللہ کل قیامت تک اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے گا۔ دنیا کے کسی بھی مذہب کی کوئی بھی کتاب ایسے مستند ذرائع سے محفوظ نہیں ہے جو قرآن وحدیث کی حفاظت کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔ دین اسلام میں کھانے، پینے، سونے حتی کہ استنجاء کرنے کا طریقہ بھی بتلایا گیا ہے، راستہ چلنے کے آداب بھی بیان کئے گئے ہیں، حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی تفصیلات سے آگاہ کرکے ان کو ادا کرنے کی بار بار تاکید کی گئی ہے، تجارت اور معاشرت کے اصول وضوابط بیان کئے گئے ہیں، وقت کے صحیح استعمال کی بار بار تاکید کی گئی ہے کیونکہ یہ دنیاوی زندگی ایک بڑے امتحان کی تیاری کے لیے ہے اور اخروی زندگی میں کامیابی کا انحصار اسی فانی زندگی کے اعمال پر ہے۔

انسان کی قدر ومنزلت: انسانیت کے ناطے دین اسلام نے ہر شخص کو عزت سے نوازا ہے، مسلمانوں کی طرح غیر مسلموں کی بھی عزت اور ان کے ساز وسامان کی حفاظت ہر وقت مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: حقیقت یہ ہے کہ ہم نے آدم کی اولاد کو عزت بخشی ہے اور انہیں خشکی اور سمندر دونوں میں سواریاں مہیا کی ہیں اور ان کو پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا ہے اور ان کو اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت عطا کی ہے۔(سورۃ بنی اسرائیل:۷۰) دین اسلام نے اپنے متبعین کو اس امر کا پابند بنایا ہے کہ وہ ہر انسان کے احترام کے ساتھ ان کی عبادت گاہوں اور مذہبی شخصیات کا احترام کریں۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے مواثیق، معاہدات اور فرامین کے ذریعہ اس تحفظ کو آئینی اور قانونی حیثیت عطا فرمادی تھی۔ دین اسلام میں کسی شخص کو گالی دینے یا اس پر ظلم کرنے یا اُس کا مال ناحق لینے یا اس کو ناحق قتل کرنے سے بہت سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے خواہ وہ شخص کسی بھی مذہب کا ماننے والا ہو۔

اسلام اور رواداری: رواداری کی اس سے بڑی مثال اور کیا ہوگی کہ شریعت اسلامیہ نے کسی بھی غیر مسلم کو مذہب اسلام قبول کرنے پر کوئی زبردستی نہیں کی، بلکہ صرف اور صرف ترغیب اور تعلیم پر انحصار کیا۔ فرمان الٰہی ہے: دین میں کسی پر جبر نہیں۔(سورۃ البقرۃ:۲۵۶) اسی طرح فرمان الٰہی ہے: آپ کہہ دیجیے کہ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کردے۔(سورۃ الکہف:۲۹) غرضیکہ اسلامی نقطۂ نظر یہ ہے کہ دین اسلام کی دعوت دے کر کسی کو قبول کرنے پر مجبور نہ کیا جائے بلکہ اسے اپنی منزل طے کرنے کے لیے آزاد چھوڑ دیا جائے۔ تاریخ شاہد ہے کہ برصغیر میں لاکھوں انسانوں کا دین اسلام قبول کرنا صرف اور صرف اُن کا دین اسلام کو پسند کرنے کی وجہ سے تھا، کوئی زور زبردستی اُن کے ساتھ نہیں تھی۔ برصغیر میں اسلام قبول کرنے والوں کی بڑی تعداد ہمارے اسلاف کے قول وعمل اور اُن کے اخلاق سے متأثر ہوکر ہی دائرۂ اسلام میں داخل ہوئی تھی۔ دین اسلام نے غیر مسلموں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنے کی

درخشاں روایات قائم کی ہیں۔ایک مرتبہ آپ ﷺ کے سامنے ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو آپ ﷺ اس کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔ صحابۂ کرام نے پوچھا کہ غیر مسلم کے لیے ایسا احترام کیوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وہ انسان نہیں ہے؟ (صحیح بخاری) کسی بھی خلیفہ یا مسلم حکمران کی جانب سے غیر مسلموں کو مذہب اسلام قبول کرنے کے لیے جبر وزبردستی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

اسلام اور حقوق انسان: دین اسلام نے انسانوں کے حقوق کا جتنا خیال رکھا ہے اس کی کوئی نظیر کسی مذہب میں نہیں ملتی۔حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ہمارے نزدیک مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی پیسہ اور دنیا کا سامان نہ ہو۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا مفلس شخص وہ ہے جو قیامت کے دن بہت سی نماز، روزہ، زکوۃ (اور دوسری مقبول عبادتیں) لے کر آئے گا، مگر حال یہ ہوگا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا یا کسی کو مارا پیٹا ہوگا تو اس کی نیکیوں میں سے ایک حق والے کو (اس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی، ایسے ہی دوسرے حق والے کو اس کی نیکیوں میں سے (اس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی۔پھر اگر دوسروں کے حقوق چکائے جانے سے پہلے اس کی ساری نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو (ان حقوق کے بقدر) حق داروں اور مظلوموں کے گناہ (جو انہوں نے کئے ہوں گے) ان سے لے کر اس شخص پر ڈال دئے جائیں گے اور پھر اس شخص کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔(مسلم) حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے کسی مُعاہد پر ظلم کیا یا اس پر ضرورت سے زیادہ بوجھ ڈالا تو قیامت کے روز میں اس غیر مسلم کے حقوق کے لیے اس سے لڑوں گا۔(ابوداود) اسی طرح ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! میں تم پر غیر مسلم اقلیتوں کے اموال پر ناحق قبضہ کرنا حرام کرتا ہوں۔(طبرانی المعجم الکبیر) دین اسلام نے عام انسانوں کے حقوق کے ساتھ ساتھ والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق، میاں بیوی کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق اور مزدوروں کے حقوق کی ادائیگی کے لیے خاص ہدایات جاری فرمائی ہیں۔دین اسلام میں یتیموں، بیواؤں اور مظلوموں کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

اسلام امن وسلامتی کا مذہب ھے: اس دنیا پر ایک ہزار سال سے زیادہ مسلمانوں کی حکومت رہی ہے اور مشرق سے مغرب تک توحید کا جھنڈا لہراتا رہا ہے، لیکن اس دوران کوئی مذہبی انتہا پسندی پروان نہیں چڑھی، کسی دہشت گردی نے جنم نہیں لیا، بلکہ مسلمانوں کی طرح غیر مسلموں کی عزت اور ان کے ساز وسامان کو مکمل حفاظت دی گئی۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک شخص نے حیرہ کے ایک عیسائی کو قتل کر دیا تھا۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے حکم دیا کہ قصاص کے لیے قاتل کو مقتول کے ورثہ کے حوالہ کیا جائے۔چنانچہ قاتل کو قتل کیا گیا۔(الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ)

اسلام اور بھائی چارگی: شریعت اسلامیہ نے تمام انسانوں کے ساتھ اخلاق حسنہ سے پیش آنے کی دعوت دی ہے، خواہ وہ کسی بھی مذہب کا ماننے والا ہو، لیکن مسلمانوں کی آپس میں بھائی چارگی پر بھی زور دیا ہے، چنانچہ فرمان الٰہی ہے: حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں، اس لیے اپنے درمیان تعلقات اچھے بناؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تا کہ تمہارے ساتھ رحمت کا معاملہ کیا جائے۔(سورۃ الحجرات: ۱۰) حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمنین کی مثال ان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں بدن کی طرح ہے، بدن میں سے جب کسی عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن نیند نہ آنے اور بخار آنے میں شریک ہوتا ہے۔(صحیح مسلم) اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر نہ ظلم کرتا ہے، نہ اس کو تباہی میں ڈالتا ہے۔جو شخص اپنے بھائی کے کام آئے گا اللہ اس کی مدد کرے گا۔جو شخص کسی مسلمان کی مصیبت دور کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کرے گا۔جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ

تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ (صحیح مسلم) مسلمانوں کی آپسی بھائی چارگی کی ایک مثال جماعت کی نماز میں ملتی ہے، جیسا کہ شاعر نے کہا: ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود وایاز نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

مسلمانوں کے درمیان بے نظیر بھائی چارگی کا دل آویز منظر حج کے ایام میں نظر آتا ہے جب دنیا کے مختلف ملکوں اور مختلف رنگ ونسل کے لوگ فریضۂ حج ادا کرنے کے لیے جمع ہوتے ہیں، کسی مسلمان کو کسی دوسرے مسلمان کے برابر میں بیٹھنے، اٹھنے، کھانے اور پینے میں کوئی کراہت محسوس نہیں ہوتی بلکہ ہر شخص اپنی جان ومال سے دوسرے بھائی کی خدمت کرنے میں اپنا شرف اور کامیابی سمجھتا ہے۔ آپسی اختلافات کے باوجود تمام قوموں سے زیادہ بھائی چارگی آج بھی یقیناً ہم مسلمانوں میں ہی ملتی ہے، کیونکہ مسلمان ایک دوسرے کی خدمت کرنے میں دونوں جہاں کی کامیابی پر مکمل یقین رکھتا ہے۔

اسلام اور مساوات: دین اسلام کا یہ پیغام ہے کہ تمام انسان برابر ہیں، خواہ ان کے درمیان دنیاوی اعتبار سے تفاوت ہی کیوں نہ نظر آئے۔ اصل برتری وفوقیت اللہ تعالیٰ کے خوف اور نیک عمل کی بنیاد پر ہے، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے کہ تم میں سے معزز آدمی وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا ہے۔ (سورۃ الحجرات:۱۳) حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کا آخری خطبہ مساوات کی واضح تعلیم دیتا ہے اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے، تم سب آدم کی اولاد ہو، اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں، تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہو یعنی اللہ سے ڈرنے والا ہو، کسی عربی کو عجمی پر یا سفید کو سرخ وسیاہ رنگت والے پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔ (مسند احمد) معلوم ہوا کہ اسلام میں نہ نسل کا اختلاف ہے نہ رنگ وزبان کا، بلکہ دین اسلام کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی رضا پر رکھی گئی ہے، اس راہ میں جو شخص جس قدر تیز گام ہوگا وہ اسی قدر دنیا وآخرت میں سرفراز ہوگا، اس منزل کے لیے کسی نسلی سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ تقویٰ، پرہیزگاری اور اخوت ومحبت ہی اس راستے کے مسافروں کا زادراہ ہے۔

اسلام اور اخلاق: دین اسلام کی خوبیوں میں سے ایک اہم خوبی یہ بھی ہے کہ شریعت اسلامیہ نے اخلاق کو بہتر سے بہتر بنانے کی خصوصی تعلیمات دی ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کے متعلق فرماتا ہے: اور یقیناً تم اخلاق کے اعلیٰ درجہ پر ہو۔ (سورۃ القلم:۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب آپ ﷺ کے اخلاق کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: آپ ﷺ کا اخلاق قرآنی تعلیمات کے عین مطابق تھا۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے بہترین اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔ (مسند احمد) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس حضور اکرم ﷺ کی خدمت کی، مجھے کبھی کسی بات پر اف تک بھی نہیں فرمایا، نہ کسی کام کے کرنے پر یہ فرمایا کہ کیوں کیا؟ اور اسی طرح نہ کبھی کسی کام کے نہ کرنے پر یہ فرمایا کہ کیوں نہیں کیا؟ حضور اکرم ﷺ اخلاق میں تمام دنیا سے بہتر تھے۔ (ترمذی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نہ تو طبعاً فحش گو تھے نہ بتکلف فحش بات فرماتے تھے، نہ بازاروں میں خلافِ وقار باتیں کرتے تھے۔ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف فرمادیتے تھے اور اس کا تذکرہ بھی نہیں فرماتے تھے۔ (ترمذی)

اسلام میں خواتین کا مقام: خواتین کو جو دین اسلام نے مقام عطا فرمایا ہے وہ ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ عورتیں فطرتاً کمزور ہوتی ہیں، آپ ﷺ نے بار بار صحابۂ کرام کو تلقین فرمائی کہ وہ عورتوں کے ساتھ نرمی کا معاملہ کریں، ان کی دل جوئی کریں، ان کی طرف سے پیش آنے والی ناگوار باتوں پر صبر وتحمل کا مظاہرہ کریں۔ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو، اس لیے کہ یہ عورتیں تمہاری نگرانی میں ہیں۔ ایک مرتبہ لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کے سلسلہ میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص

نے کسی لڑکی کی صحیح سرپرستی کی اور اس کی اچھی تربیت کی تو یہ لڑکی قیامت کے دن اس کے لیے دوزخ کی آگ سے رکاوٹ بن جائے گی۔ آپ ﷺ نے خود اپنے طرز عمل سے صحابۂ کرام کے سامنے خواتین کے ساتھ حسن سلوک کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔ حضور اکرم ﷺ نے بیواؤں سے نکاح کر کے دنیا کو یہ پیغام دیا کہ بیواؤں کو تنہا نہ چھوڑو بلکہ انہیں بھی اپنے معاشرہ میں عزت بخشو۔۔۔ آج مغربی تہذیب آزادئ نسواں کے نام پر خواتین کو ننگا کر رہی ہے۔ عورت کو ماں، بیٹی اور بہن بننے کے بجائے اُن کو کلبوں اور محفلوں کی زینت بنا کر ہوس کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، ان کی عزت و ناموس کو گلی کوچے میں لوٹا جا رہا ہے، باریک، تنگ اور چھوٹے لباس پہن کر چلنے پھرنے کو روشن خیالی سمجھا جا رہا ہے۔ الغرض عورت کو ذلیل اور رسوا کیا جا رہا ہے۔ خواتین کی عزت و ناموس اسی میں ہے کہ وہ اپنی سرگرمیوں کا محور اپنے گھر کو بنا کر اپنے گھر کو سنواریں اور بچوں کی بہترین تربیت کریں، اگرچہ چند شرائط کے ساتھ خواتین کا ملازمت کرنا جائز ہے۔

اسلام میں علم کی اھمیت: اللہ تعالیٰ نے علم کی خاص اہمیت اپنے پاک کلام میں متعدد مرتبہ ذکر فرمائی ہے، پہلی وحی کی ابتداء ''اِقْرَأ'' کے لفظ سے فرما کر قیامت تک آنے والے انسانوں کو زیور علم سے آراستہ ہونے کا پیغام دیا۔ رحمۃ للعالمین حضور اکرم ﷺ نے بھی علم کی خاص اہمیت وفضیلت کو بار بار ذکر فرمایا۔ لیکن یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ قرآن وحدیث میں جہاں بھی علم کی اہمیت پر توجہ دی گئی ہے وہاں مذکور ہے کہ علم اسی وقت قابل قدر و باعث رحمت ہوگا کہ جب اس کے ذریعہ اللہ کا خوف اور اللہ کی معرفت حاصل ہو اور ظاہر ہے کہ یہ کیفیت قرآن وحدیث اور ان دونوں علوم سے ماخوذ علم سے ہی پیدا ہوتی ہے، لہٰذا ہمیں دنیاوی علوم سے ضرور آراستہ ہونا چاہیے اور سائنس و نئی ٹکنولوجی کے میدان میں بھی آگے بڑھنا چاہیے، لیکن بنیادی طور پر ہمیں قرآن وحدیث کے علم سے ضرور بالضرور روشناس ہونا چاہیے۔ ہم اگر ڈاکٹر یا انجینئر یا سائنس داں بنتے ہیں لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اتباع سے دور ہیں تو ہمارے لئے خسارہ ہی خسارہ ہے۔

اسلام' پاکیزہ معاشرہ کی تشکیل دینے والا مذھب: دین اسلام نے ناپ وتول میں کمی، سود، رشوت جوئے، شراب اور دوسری نشہ آور چیزوں کو حرام قرار دیا ہے تاکہ ان مہلک بیماریوں سے محفوظ رہ کر ایک اچھے اور پاکیزہ معاشرہ کی تشکیل دی جا سکے۔ جھوٹ، غیبت، فحش کلامی، کسی شخص کو گالی یا دھوکہ دینا، تکبر اور فضول خرچی جیسی عام برائیوں کو ختم کرنے کی خصوصی تعلیمات دی گئی ہیں معاشرہ کے ناسور یعنی جہیز کے لین دین کے بجائے سادگی کے ساتھ نکاح کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اسلام نسب کی حفاظت کرنے والا مذہب ہے، چنانچہ زنا اور زنا کے تمام لوازمات مثلاً نامحرم مرد و عورت کے اختلاط کو حرام قرار دیا ہے۔ غیر محرم عورت پر غیر ارادی پہلی نگاہ تو معاف لیکن دوسری نگاہ نہ ڈالنے کی ہدایات جاری کیں۔ صنف نازک کی حفاظت کے لیے شوہر یا محرم کے بغیر خواتین کو سفر کرنے سے منع کیا۔ اسلام ہر شخص کے سامان کی حفاظت کرتا ہے، چنانچہ چوری، ڈکیتی یا کسی شخص کے مال کو ناحق لینے کو حرام قرار دیا ہے۔ اسلام غرباء ومساکین وضرورت مندوں کا مکمل خیال رکھتا ہے، چنانچہ مال داروں پر زکوٰۃ وصدقات کے وجوب کے ساتھ یتیم اور بیواؤں کی کفالت کرنے کی بار بار تعلیم دی گئی۔ اسلام نے زکوٰۃ کا ایسا نظام قائم کیا ہے کہ دولت چند گھروں میں سمٹ کر نہ رہ جائے۔ غریب لوگوں کے غم میں شریک ہونے کے لیے روزے فرض کیے گئے، تاکہ بھوک و پیاس کی شدت کا احساس ہو۔ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں مثلاً پانی، آگ اور ہوا کی قدر کرنے کی تعلیم دی گئی۔

دین اسلام کے محاسن وخوبیوں کو بیان کرنے کے لیے کتابیں تحریر کی جانی چاہئیں، لیکن میں نے مختصر طور پر دین اسلام کے چند محاسن اور خوبیاں ذکر کرنے کی کوشش کی ہے، اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرما کر دونوں جہاں میں اجر عظیم عطا فرمائے، آمین ثم آمین۔

(www.najeebqasmi.com)